مخطوطات عجائب خانۂ بیجاپور کی مختصر فہرست

(ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی ڈی لٹ (پیرس) پروفیسر دکن کالج پونہ)

(۳)

۵۳- بیاض - ایک لمبی صورت میں ہے اور اسی کے اندر بعض اہم تاریخی مسودات بھی ہیں جو بالخصوص سلاطین بہمنیہ سے متعلق ہیں اور یہ مطالعہ طلب ہیں اور بعض تحریرات سید غوث گوالیاری پر بھی ہیں اور ایک رباعی یوں الگ ملتی ہے۔

شاہ جہان وقت برآمدن برتخت ایں رباعی خواندہ اشک ریختہ بر می نشست ؎

فاختہ بر سرِ سرو بلند نعرہ برآورد کہ اے ہوشمند

دولت گیتی کہ تمنا کنند باکہ وفا کرد کہ با ما کنند

مگر اس میں ۱۲۱۸ھ تک کے بعض واقعات کا اندراج ملتا ہے۔ (م ۶۷)

۵۴- مطلع الانوار امیر خسرو معمولی سا نسخہ ہے۔ (م ۱۲)

۵۵- بینظیر بدر منیر (قدیم اردو) یہ ایک اخیر زمانہ کا مصور نمونہ دکنی طرز کا ہے یعنی یہ مشہور نسخہ بینظیر بدر منیر مصور ہے اور بعض جگہ صاف صاف انگریزی مصوری کا اثر بھی واضح ہے (م ۱۲)

کتب تاریخ و قصص

۵۶- تذکرہ دکن - اس نسخہ کے باہر تو اگرچہ تذکرہ بالا نام لکھا ہے مگر اس کے اندر یوں لکھا ہے "ایں کتاب شاہزادہ تسخیر دکن" یعنی این کتاب تسخیر دکن شاہزادگان مراد شاہ و دانیال

شاہزادہ است"۔ اس کے ابتدا میں یوں لکھا ہے۔

شاہزادہ مراد تسخیر دکن تعین شد دریں سال راجہ مالدیو شیخ فیضی و حکیم ہمام فوت کردند درسال چہل و یکم سنہ ہزار و چہار ملک برار بتصرف آمد۔ (م ۶۴)

۵۷۔ اس کے بعد ایک اور مسودہ شروع ہوتا ہے۔

۱۲۰۴ھ ہجری۔ درایام کہ چھاؤنی دکن نواب آصف جاہ نظام الملک نظام الدولہ میر نظام علیخاں درسوار دل کشای قلعہ پانگل مقابلہ ٹیپو سلطان باتفاق کمپنی عالیشان انگریز بتصرف انگریز بود ایں شاہد زیبا قبای احتشام دریابست ایں عروس اعتنا برکرسی اتمام نشست ۵

شکر للہ بانصرام رسید نسخہ دلپذیر مطبوعہ براتمام آں

سال تاریخ ختم مجموعہ بتاریخ دوم ماہ شعبان روز یکشنبہ بوقت مغرب ۱۲۴۲ھ ہجری حسب حکم حضرت خواجہ سید محمد حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی کاتب الحروف مرزا بابا صاحب نقل کتاب نمودہ شد۔ (م ۶۴)

۵۸۔ اس کے ساتھ ایک اور مخطوطہ ملحق ہے جو بطرز روزنامچہ ہے مگر بعض تحریرات سے اس کا موضوع جغرافیہ معلوم ہوتا ہے اور زیادہ تر متعلقہ دکن کہیں سے یہ تذکرۃ البلاد بھی معلوم ہوتا ہے۔ (م ۶۴)

۵۹۔ بساطین السلاطین۔ یہ نسخہ بالکل معمولی بڑی تقطیع پر ہے اور ۱۳۰۵ھ کا لکھا ہوا ہے (م ۶۴)

۶۰۔ قصہ بھوج راج وسنگاسن فارسی۔ اس کے سرسری ایک نظر دیکھنے سے ذیل کے الفاظ اخذ کر کے تاریخی اہمیت کو مدنظر رکھ کر درج کئے جاتے ہیں۔

امیر الممالک آصف الدولہ صلابت جنگ بہادر بندگان حضرت ــــــ راقم ایں افسانۂ دلاویز از قوم کھتریان دہوسہ سیالکوٹی۔ موسوم بہ نانک رام پسر گوبند رام ابن گوپال رام نبیرہ

جادورائے اسد خانیست کہ بزرگانِ احقر درعہد حضرت خلدمکان بادشاہ عالمگیر بدیوانی اسد خان بہادر جلیۃ الملک وزیر الملک سرفراز بودہ و ـــــ نصیحت ہائے رنگین ـــــ حلاوت و ظفررای موہن لعل بہادر خلف الصدق راجہ بالکشن بہادر کہ ازآبا و اجداد بعلاقہ چودھرای بلدہ فرخندہ بنیاد سرفراز ـــــ موضع بیم برتی من مضافات سرکار بھونگیر شرف اقامت دارند (م ۵۴)

۶۱۔ قصہ بھوج راج فارسی۔ سبب تالیف:۔ امیر الملک آصف الدولہ صلابت جنگ بہادر بندگان حضرت راقم افسانہ دلاویز یکے از قوم کھتریان دہوسہ سیالکوٹی موسوم بہ نانک رام پسر گوبند رام ابن گوپال رام نبیرہ جادورای اسد خانست کہ بزرگانِ احقر درعہد حضرت خلدمکان بادشاہ عالمگیر بدیوانی مان اسد خان بہادر جلیۃ الملک وزیر الملک سرفراز بودہ ـــــ نصیحت ہا رنگین ـــــ حلاوت وظفررای موہن لعل بہادر خلف الصدق راجہ بالکشن بہادر کہ ازآبا واجداد بعلاقہ چودھرای بلدۂ فرخندہ بنیاد سرفراز ـــــ موضع بیم برتی من مضافات سرکار شیونگر شرف اقامت دارند۔ (م ۵۴)

۶۲۔ کتاب محمد اکبر بادشاہ غازی۔ مگر بغور دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ دراصل منتخب التواریخ بدیوانی کا وہ حصہ ہے جس میں علما و شعرا کے حالات ہیں۔ (م ۶۲)

۶۳۔ محمد نامہ ظہور ابن ظہوری۔ یہ دراصل ایک معاصر تاریخ سلطان محمد عادل شاہ غازی کی ہے جو ابھی تک طبع نہیں ہوئی۔ اس کی ابتدا بسم اللہ کے بعد یوں ہوتی ہے۔

سلطان سریر دلہا یگانہ بے ہمتائی است کہ تاج نبوت الخ

مقدمہ کو نہایت عمدہ مرصع عبارات اور اشعار سے مزین کیا ہے۔ اور خاصہ طویل ہے اور اس کے اخیر میں اس طرح مصنف کہتا ہے . . . . تلاش تعریف و توصیف ایں شہنشاہ محمدی صفات نمودن سر ید کن نمود۔ فتح بیک حملہ جلہ کرنانک . . . . حق سبحانہ وتعالیٰ چوں

روزِ نخستین . . . سلطان محمد عادل شاہ غازی را برا رندہ شکوہ بے نیازی گردانید۔ اس محمد نامہ کو اس نے نواب محمد مصطفےٰ المخاطب بخطاب خان بابا کے فرمانے پر لکھا۔

اول۔ آغاز تواریخ حضرت بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ یعنی محمد بادشاہ غازی ابن ابراہیم عادل شاہ ولادتِ بادشاہ جو ذیقعدہ بشب یکشنبہ سنہ ۱۰۲۲ھ ہزار و بست و دو ہجری کو ہوئی۔ جلوس بادشاہ محمد عادل شاہ۔ شورش انگریزی نظام شاہ بحری اور اس کا سد باب۔ برہم خوردن لشکر نظام شاہ۔

برافراشتن لوائے مخالفت کدم راؤ نایکواری در قلعہ بنکاپور و قید کردن پسر میر علی رضا۔

جلوس فرمودن حضرت خدایگانی برادرنگ دامادی بتاریخ ہیزدہم رجب سنہ ۱۰۳۶ھ

درنگ نمودن در ابلاغ قطب شاہ و باز سر بسجود آوردن و تعریف عرس شاہ فردوس بارگاہ۔ یہ سنہ ۱۰۴۲ھ حوالی زہرہ پور میں واقع ہوا۔ جہاں کی عمارات کی تعریف کی گئی ہے۔ ذکر بجہنم شتافتن نظام شاہ و رسیدن امرائی شاہجہان آباد بر شہر محمد پور۔

فتح نامہ و اوصاف بادشاہ غازی۔

آمدن سردارے معہ توپ میران از قلعہ پرینده بحضور و چند اشعار در مدح توپ۔

رونق افزا شدن خدیو گیہان بار دیگر و بزم عروسی آراستن۔ ذکر کتخدا شدن ہمشیرہ عبداللہ قطب شاہ حضرت گیہان خدیو برآشفتہ شدن شاہجہاں از ہزیمت آصف خاں و روانہ کردن مہابت خاں بدکن۔ . . . برافراختن لوای مخالفت مہابت خاں بہ سبب پیدا شدن نظام شاہ دیگر

ذکر سلطنت فردوس آرامگاہ و تمہید واقعہ آنحضرت و نشستن بر تخت۔

وفات پادشاہ فردوس بارگاہ پدر محمد شاہ غازی سنہ ۱۰۴۷ھ۔

ذکر بانوی حشمت پیرای شاہنشاہی خاتون خاندان رسالت پناہی تاج المخدرات۔

تاریخ وفات تاج سلطانہ ۱۰۴۳ھ بعد نخوت در دماغ خواص خاں پیچیدن و قید شدن نواب خان بابا از دست خواصخاں و بازگشتہ شدن خواصخاں با یمار بادشاہ۔

شکست خوردن شاہ جہاں از قلعہ پرنیدہ و ازیں سبب رسیدن شاہجہاں بدولت آباد بارادۂ فاسدہ و باز برگشتن بملک خود۔

جلوس فرمودن حضرت خدیوگیہان بر تخت دامادی با اختر برج نواب خاں بابا کہ تاج جہاں بیگم۔ بہجت حاصل کردن بادشاہ غازی از طواف روضہ حضرت سید محمد حسین گیسو دراز۔

اشعار قصیدہ روضہ۔ . . روانہ کردن حضرت بادشاہ غازی رندولہ را بر قلعہ سکھری شاہجہانی دربند دیگراں۔ رندولہ کو خطاب رستم زماں دیا گیا۔ باز روانہ شدن رستم زماں برائے تسخیر ولایت کرناٹک و مالابار۔ ذکر فتحیاب شدن رستم زماں بر قلعہ سیری بمیامن اقبال بادشاہ۔ باز باغی شدن کینگ نایک و تعین شدن رستم زماں۔ برافراختن لوای مخالفت جکنا بکن بیلی و تعین شدن فوج۔ جس معرکہ میں رستم زماں اور فضل خاں دونوں نے بہادری دکھائی۔ بعد فتح قلعہ بیلور خاں ظفر قرین افضل خاں بقلعہ تمکور روانہ شدن۔ خان ظفر نشستن قرین رستم زماں بعد فتح قلعہ سیرہ بقلعہ پیلکونتا نت۔

تعمیر شدن بادشاہ پور باہتمام خان ظفر قرین خانخانان۔ اقوال نشستن شاہزادہ علی در مکتب بنا بر تحصیل علم ظاہر ۱۰۵۶ھ۔ تیار شدن عمارت بادشاہ پور بموجب حکم والا۔ حضرت خدیوگیہاں بنا بر مصلحت نواب خان بابا را قید نمودن و باز خلاص کردن۔ آراستن بزم جشن ختنہ شاہزادہ و نواختن عالم۔ رخصت فرمودن حضرت خدیوگیہان خان نصرت قرین مظفر الدین خانخاناں را برتسخیر کرناٹک و مالابار۔ نہضت فرمودن حضرت خدیوگیہان بارادۂ عرس حضرت سید حسین گیسو دراز نور اللہ مرقدہٗ۔ قصیدہ در تعریف عرس حضرت شاہ صاحب۔

سعادت بادشاہ بمحمد پور رسیدن نوید افتتاح قلاع بر ترددخانخاناں۔
تمہید قضیہ گذشتہ خواص خاں ورسیدن شاہجہاں بدولت آباد غوری او وذکر تسخیر دکن
از ترود اسلامیاں۔ ۔ ۔ مقدمہ دیگرے نظم

زہی شاہنشاہ غازی کہ افلاک — بود از راہِ او یکمشت خاشاک
چو گرددابر جود او گہر ریز — شود گوہر بحر لبریز
جہاں بخشی کہ مہر از حسن رائش — سرِ خود کردہ وقفِ خاکپائش
صفات او نمی گنجد در اوہام — کہ قائم گشت از و بنیادِ اسلام
چو خورشید شرف زیں نامہ در تافت — محمد نامہ نام از شاہ دیں یافت
ز مدحِ شاہِ غازی کامرانم — کہ در ملکِ سخن صاحب سرانم
بنائے دولت واقبال سرمد — بود تا قائم از و دینِ محمد
نورنبی ازروئے شہ باد — فلک را خاک راہش سجدہ گہ باد

ذکر آراستگی ایں نثر بوسیلہ نواب خان باباحسب الحکم بادشاہ جہان ستان۔

نظم

چو گیرم بکف کلک گوہر نگار — شود صفحہ دلکش چو رخسارۂ یار
منم آں سخن سنج عالی بیاں — کہ بر درگہ فکرم از قدر وشاں
در آیند صف بستہ ہر صبح وشام — مضامین نایاب بہرِ سلام
چو طبعم ز معنی شود بہرہ یاب — کنم ذرہ را رو کش آفتاب

چنانچہ اس کے بعد مصنف ظہور خود کہتاہے کہ سخنوری اور نکتہ پروری کا سبب یہ ہے کہ
نظم ونثر میں اس کتاب کو آراستہ کیا جس کا نام محمد نامہ ہے اور عالم میں مشہور ہوگئی۔ اور ما حصل

یکہ بادشاہ نے خود خواہش ظاہر فرمائی کہ ابتدا سے لیکر اخیر تک اس کے عہد کے حالات کو قلمبند کیا جائے تاکہ اہل علم اس سے بہرہ مند ہوں۔ جسے مصنف نے ۱۰۵۱ھ میں نواب مملکت مدار بابا خان کے فرمانے پر شروع کیا یہ وہ سال ہے جب کہ شہر کی بنا اور عالی عمارات کی تعمیر شروع ہوئی اور مجھے خود نواب صاحب نے طلب کر کے تاریخ احوالات سلاطین دکن جسے رفیع الدین حسین شیرازی نے قلمبند کیا مجھے عطا کی اور کہا کہ اسی نہج پر تحریر کروں۔ پھر مصنف یہ بھی کہتا ہے کہ میں نے حالات میں اکبر نامہ ابوالفضل سے بھی استفادہ کیا اور اپنی کتاب محمد نامہ کو یوں بیان کیا ہے ؎ قطعہ

نوازش شہ غازی چو رتبہ ام افزود گذشت پایہ قدم زاو جگاہِ علّیین

گرفت عرش بریں چار رتبہ سخنم بروی خاتمہ اندیشہ بر مثال نگین

اس کے بعد دیگر ابوابِ کتاب شروع ہوتے ہیں۔

ارادۂ نصرتِ انتظام نواب مصطفٰے خان بنوازش خسروانہ بنا بر تسخیر کرناٹک ملبار بموجب حکم۔

جو ۱۰۵۶ھ کو ہوا۔ اور شہر محمد پور سے روانگی۔ حوالی شہر ابراہیم پور میں آکر ٹھیرنا پھر باکر کوندمیں برائے تاخت قلعہ بکتی پلری دریائے کے کنارے پہنچنا۔ پھر متوجہ کرناٹک ہونا اور حوالی کرک لکیری پہنچکر کنارِ نہر پر قیام کرنا۔ وہاں سے نکلکر مقام بنی بلی پہنچنا پھر وہاں سے نکلکر ان لوگوں سے ملاقات کرنا جن کو اس فتح کے لئے ارسال کیا ہوا تھا اور ان میں شاہ جی راجہ بھی تھا اور سیوب نائک زمیندار ولایت ملبار چار رمضان کو خود نواب نامدار کی ملازمت میں آیا اور اس نے برائے مہم کرناٹک ہزار سوار اور دو ہزار پیادہ ہمراہ کئے اور سرحد پر مقابل ولایت راجہ سرنگ پٹن بیاسی ہزار پیادہ و دو ہزار سوار سے مقیم ہو گیا دوسری منزل میں راؤ نائک راجہ ہرحن ھلی دو ہزار پیادہ اور تین ہزار سوار لیکر پہنچا۔ وہاں سے نواب بابا خان نے منزل بمنزل کوچ کیا اور حوالی سکری پٹن میں آکر مقام کیا۔ وہاں سے تمام افواج کو ایک کیا جس میں خان عالیشان حبشی عنبر خان۔ جھجار راؤ۔ اباجی کہانگہ اور کینک نایک کا بھائی شامل تھے۔ اسی طرح

دلیپائی ٹکمیسرو دس ہزار پیادہ اور ایک سو سوارسے۔ دلسپائی گوپل دس ہزار پیادہ اور دو صد سوار سے محمد نگر کی سمت پر تعین ہوئے۔ غرضکہ بیشمار تیاریوں اور تکالیف کے بعد فتح حاصل ہوئی جس کی مزید طویل تفصیل دی ہے اسکے بعد فتح قلعہ کش درک کے متعلق نواب مصطفیٰ خاں کا بیان دیا ہے۔ بیان فتح قلعہ گیری فتح قلعہ انبور سے فتح قلعہ رائے درک۔ قطب شاہ کی تنبیہ کے لئے نواب نامدار کا ارسال کرنا۔ قصیدہ در فتح نامہ قلعہ جیجی اس کے بعد افضل خاں معہ ساز و سامان پہنچا اور شاہ جی راجہ کو پابزنجیر بوجہ فتنہ فساد ارسال کرنا۔

غرضکہ یہ نسخہ "تواریخ محمدی" موسوم بہ محمد نامہ مقالہ شاہ سکندر بارگاہ محمد شاہ بن ابراہیم عادل شاہ فرمانروائے دکن" تصنیف مولانا محمد ظہور پسر مولوی ظہوری (م ۶۱)

۶۴۔ تاریخی واقعات۔ یہ مخطوطہ دراصل تاریخ وغیرہ کا مجموعہ ہے۔ اور اس کے آخیر میں یوں مذکور ہے۔

"چند تاریخ ہائے چیدہ نوشتہ شد از کتاب شاہد صادق عزیزی سید مہر بن سید نو نوشتہ بود فقیر حقیر محمد نجم الدین۔ نقل آں بستم شہر جمادی الثانی ۱۱۶۵ھ نمود شد۔ (م ۷۱)

۶۵۔ تاریخی کاغذات:۔ اس مخطوطہ پر کوئی خاص نشان نہیں دیا گیا مگر بغور دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ مشہور نسخہ منشارت چندربھان برہمن ہے۔ جو کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا اور ۱۱۴۳ھ کا لکھا ہوا ہے۔ (م ۶۸)

۶۶۔ تذکرہ سرخوش۔ یہ مشہور تذکرۃ الشعراء ۱۱۶۷ھ کا لکھا ہوا ہے اور بالکل مکمل ہے یہ تذکرہ عہد عالمگیر اورنگ زیب کی یادگار ہے۔ مگر اس مخطوطہ کے باہر جو کتاب کا نام لکھا ہے وہ تاریخ افضل خانی ہے جو ضرور گمراہ کن ہے۔ (م ۶۹)

اس مخطوطہ کے ساتھ ایک اور مخطوطہ ذیل ہے۔

۶۷-مبدا و معاد- اس کے مقدمہ کی ابتدا یہ ہے۔

الحمد للہ رب العالمین ـــــ اما بعد چنیں گوید اضعف ضعفا و خادم فقرا عزیزی محمد النسفی کہ حمایت درویشاں کثر ہم السرازیں بیچارہ درخواست کردند کہ در معرفت عالم کبیر و عالم صغیر الخ (م ۶۹)

۶۸-قدیم داستان امیر حمزہ- اس مخطوطہ کے ابتدا میں رسالہ قوسیہ تصنیف حضرت شاہ عبدالرحمٰن ولد شاہ صالح عرب قدس سرہ العزیز ہے۔

اس کے بعد قصہ امیر حمزہ شروع ہوتا ہے مگر یہ داستان دراصل پنجم و بست اور دن امیر المومنین ہے۔ اور اس کے آخر میں یوں لکھا ہے۔ تمت تمام شد قصہ امیر المومنین حمزہ رضی اللہ عنہ؟

اس کے ساتھ ایک اور نسخہ "تذکرۃ الحلاوت یعنی شکرستانِ خیال" ہے۔ اس کے آخر میں "میر عبدالواحد ذوقی مصنف" رسالہ شکرستانِ خیال" لکھا ہے اور تاریخ ۱۱۴۲ھ ہے۔" در عہد خلیفہ الرحمٰن ظل سبحانی محمد شاہ بادشاہ غازی ۱۲ سنہ جلوسی۔" (م ۵۳)

۶۹-تذکرۃ الاولیاء- یعنی اقتباس الانوار۔ اس کی ابتدا یوں ہے۔

الحمد للہ الذی ـــــ اما بعد میگوید ذرہ بمیقدار محمد اکرام ابن محمد علی الراسوی موطنا و مسکنا الحنفی مذہبا و نسبا القدوی طریقا و ملکا ایں کتابے است در بیان احوال حالات خاتم النبین و ائمہ معصومین و خلفا راشدین و پیشوایان دین و اولیا متقدمین و متاخرین بر ترتیب شجرہ چشتیہ ایں کاتب حروف کہ باستدعا بعضے مقبولاں ایں خاندان کہ مسمی بحافظ فتح محمد سرہندی۔ امیر محمد جعفر و شیخ یار محمد و حافظ امان اللہ دہلوی است . . . . . چوں ایں کتاب مقتبس بود از کتب متداولہ متقدمان و متاخران" بقوت انوار فکر و خیر است باطنی و بہرا اقتباس الانوار نام نہادہ شد (م ۴۳)

۷۰-مناقب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ- یہ مخطوطہ دراصل مطالعہ پر معلوم ہوا کہ یہ

کلیات مرزا معز المخاطب بموسوی خاں المتخلص بمعروف فطرت موسوی ہے۔ دیباچہ ۱۔
قصیدہ شمس المناقب در منقبت مظہر العجائب اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام
یہ قصیدہ خاصہ طویل کئی صفحات پر ہے۔ اس کے بعد غزلیات ہیں جو کئی صفحات پر ہیں۔ آخر میں
روز جمعہ شانزدہ شہر ذی قعدہ (م ۶۵)

۷۱۔ نقل روزنامچہ وقائع۔ گلکندہ عرف حیدرآباد۔ انشاء مرزا محمد مخاطب بنعمت خاں
المتخلص بعالی۔ یازدہم رجب ۱۰۳۰ھ۔ اورنگ زیب عالمگیر۔ اخیر۔ بعرض میرساند۔ قلعہ جنجی مفتوح
شد۔ . . حداداب آفتاب خلافت سامدہ پائندہ باد۔ (م ۶۵)

متفرقات

۷۲۔ نصاب الصبیان۔ یہ دراصل مشہور رسالہ امام ابونصر الفراہی کا ہے۔ اس کی
ابتدا یوں ہے ـــــ الحمد للہ . . . قال الشیخ الامام . . . ابونصر محمد الفراہی . .
. . . ان را نصاب الصبیان نام نہادم۔

یہ موجودہ نسخہ ۱۱۳۸ھ کا لکھا ہوا ہے۔ معمولی خط ہے کاتب کا نام یحیی محمد ولد شیخ
نور محمد ابن شیخ احمد قادری ہے۔ (م ۵۵)

۷۳۔ کفایتہ مجاھدیہ۔ اس کے مقدمہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ علم الطب
میں ہے۔ اس کا مصنف منصور بن محمد بن احمد بن یوسف نفیس ہے اور دیباچہ سے یہ بھی معلوم
ہوتا ہے کہ یہ علاؤالدین خلجی کو معنون کی گئی ہے۔

"آنرا مزین گردانید بالقاب ہمایوں حضرت اسکندر ثانی واضع اساس جہانبانی حامی قوانین
ملک و ملت الخ۔

یہ بھی ممکن ہے کہ اسی اسکندر ثانی سے مراد سلطان زین العابدین ہے جیسا کہ بعض نے

اس طرح بیان کیا ہے۔ افسوس کہ اس کے مقدمہ کے الفاظ میں علاؤ الدین خلجی کا اصل نام محمد شاہ نہیں ملتا۔ (م ۵۸)

۷۴۔ یہ چند اوراق غایۃ تہذیب الکلام سے متعلق ہیں۔ (م ۴۷)

۷۵۔ فلسفہ۔ نام کتاب کچھ مبہم سا ہے مگر علم فلسفہ میں معلوم ہوتی ہے کیونکہ شیخ شہاب الدین سہروردی کا نام ملتا ہے۔ اور خاصی ضخیم ہے۔ اس پر مفتی شرع متین سید سعدالدین کی ایک مہر ۱۲۱۱ھ کی ہے۔ مگر اس پر تحریر جو ہے اس سے معلوم ہوتا ہے "من مملکات احقر الدین سعدالدین مشوانی مدرس و مفتی حیدرآباد" ایک اور مہر ہے جس میں خاں سامان لکھا ہے۔ (م ۵۹)

۷۶۔ انشاء خلیفہ۔ مگر غور سے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ دراصل کارستانِ منیر کا نسخہ ہے جیسا کہ اس کے اخیر میں یوں لکھا ہوا ہے "کتاب کارستان منیر بتاریخ ۲۷ محرم الحرام ۱۱۴۰ھ" (م ۵۶)

ہفتہ میں دوبار

مراد آباد

جدت

"جدت" ہندوستان کا بہترین سستا اور کثیر الاشاعت اخبار ہے۔ اسکی خریداری کیلئے مسٹر محمد علی جناح مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال، آنریبل سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب، راجہ صاحب محمود آباد وغیرہ نے زبردست اپیلیں شائع کی ہیں ــــ "جدت" دلکش نظموں، بہترین جنگی تبصروں، بلند پایہ افسانوں کا مجموعہ اعلیٰ سیاسی مضامین کا گنجینہ اور جنگ کی تازہ خبروں کا خزینہ ہے ــــ یہ اخبار پہلے ہفتہ وار تھا۔ یہ اخبار نیا نہیں ہے بلکہ پرانا ہے اسکی تیرہویں جلد ہے اس اخبار کی ایڈیٹری کیلئے ملک کے ایک ایسے مایہ ناز اہل قلم و انشا پرداز کی بہترین خدمات حاصل کی گئی ہیں جو کئی روزانہ اخبارات کو ایڈٹ کر چکے ہیں ــــ جدت کی قیمت ہم نے باوجود گرانی کاغذ وغیرہ کے بجائے چھ روپیہ کے پانچ روپئے سالانہ اور ۳؍ ششماہی اور ۱۲؍ سہ ماہی مقرر کی ہے۔ شائقین اصحاب فوراً قیمت روانہ فرماکر جاری کرالیں۔ ایجنٹ صاحبان کو پچیس فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔ پتہ منیجر اخبار جدت مراد آباد یوپی